Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

https://novel.elife.com.pk

fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ/مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ/مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://novel.elife.com.pk

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول !!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے رخی

از قلم

ڈاکٹر حدیقہ حسن

___کون؟اُسنے خوف کے عالم سے منہ میں کہا. رات ہونے کو تھی اور وہ ڈرا ہوا کمرے میں بیٹھا تھا. گھر پر کوئی نا تھا اسفندیار کی ماما صبیحہ بیگم کسی کی فوتگی پر گئی تھی پر ابھی تک نہ آئی. وہ ڈرا سہما کمرے میں بیٹھا اپنی ماما کا انتظار کر رہا تھا.

اسفندیار کے پاپا کافی عرصے سے باہر کے ملک میں تھے اور وہ جوب کی وجہ سے دو تین سال بعد پاکستان کا چکر لگاتے. وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتہ اور نہایت لاڈلا بیٹا تھا. دادو کی تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے وہ جان تھا. دادو کی وفات کے بعد وہ کافی اکیلا محسوس کرتا تھا. جب گھر پر کوئی نا ہوتا تو اکثر وہ ڈر جایا کرتا تھا.

آج بھی کچھ اسی طرح کی صورت حال تھی. اسفندیار کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر کمرے سے باہر نکلا. اسنے دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا وہ ڈرتا ہوا واپس کمرے میں چلا گیا- رات ہو چکی تھی اور وہ مسلسل اپنی ماما کو کالز کر رہا تھا پر وہ فون نہیں اُٹھا رہیں تھیں. اچانک تیز ہوا کی لہر آئی اور بند کھڑکی یک دم کھل گئی. وہ گھبرایا اور کانپتے جسم کے ساتھ کمبل میں منہ چھپا لیا. اسے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور اس نے بند آنکھوں کو مزید زور سے بند کیا. وہ ڈر اور وحشت کی وجہ سے مسلسل کانپ رہا تھا. کوئی اس کی طرف بڑھ رہا ہے وہ محسوس کر رہا تھا.

اس نے آیت لکرسی کا ورد شروع کر دیا اسے لگا جیسے کوئی اپنے قدم واپس لے رہا ہے.

اسنے گہرا سانس لیا اور دل میں آیت لکرسی پڑھتے ہوئے کمبل کو اپنے منہ سے ہٹایا اور اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے کھڑکی کی جانب دیکھا تو اسے وہاں پر کوئی خون سے لت پت ہاتھ دیکھا وہ بہت گھبرا چکا تھا اور ڈر کے دباؤ کی وجہ سے وہ بلکل خاموش سا ہو گیا اور چیخ نہ سکا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بس اس خون والے ہاتھوں کو خوف سے دیکھی جا رہا تھا کہ اچانک ہوا کی ایک اور لہر آئی اور کھڑکی یک دم بند ہو گئی وہ کھڑکی کے بند ہونے پر گھبرا یا اور اپنا منہ واپس کمبل میں دے دیا. وہ کمبل کو زور سے پکڑے ہوئے تھا. ڈر کی شدت کی وجہ سے اسے چکر آنے لگے۔ کھڑکی مسلسل کھلتی اور بند ہوتی وہ خوف سے کمبل میں کچھ دیر منہ کی ئے رہا اور پھر تھوڑا سا کمبل منہ سے ہٹا کر کھڑکی کے جانب دیکھنے کی ہمت کی. اسفندیار نے دیکھا تو وہاں کوئی نا تھا.

اسفندیار کے کمرے کے باہر ایک گھنا درخت تھا جس کے پتے تیز آندھی کی وجہ سے ہل جل رہے تھے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کا وہم ہے. دروزے پر دستک ہوئی وہ سمجھا کہ اس کی ماما آئی ہے وہ خوشی سے بیڈ سے اچھلا اور دروازے کی طرف لپکا. ماما آپ ہو اسفندیار نے پرجوشی سے آواز دی پر کوئی جواب نہ آیا اور دروازہ پھر سے کھٹکنے لگا۔ اسفندیار نے اب ڈرتے ہوئے کہا ماما... آپ ہی ہو نہ.؟ دروازہ مسلسل کھٹکتا رہا پر جواب کوئی نہ ایا. خوف کی ایک سرد سی لہر اسکے جسم میں دوڑی اور وہ بنا کچھ کہے بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں گیا.

اسکا سانس بھاگنے کی وجہ سے پھول رہا تھا. کھڑکی اب بھی مسلسل کھل رہی تھی اور بند ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہی تھی۔اسنے اپنے خشک لبوں کو زبان سے تر کیا اور آہستہ آہستہ کھڑکی کی جانب قدم بڑھائے اور کانپتے ہاتھوں سے کھڑکی کو بند کر کے لاک لگا دیا۔ دروازہ بھی اب کھٹکنا بند ہو گیا تھا۔وہ دھیمے قدموں سے اب کچن کی جانب بڑھا اور فرج کھول کر پانی کی بوتل نکالی۔وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور ایک ایک گھونٹ کر کے پانی کو حلق سے اتارنے لگا۔ طآخر کون تھا دروازے پر؟ وہ سوچتے ہوئے خود سے کہنے لگا۔ دروازہ پھر سے کھٹکنے کی آواز آئی۔اسفندیار چونکا اور پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھا۔اسفندیار بیٹا دروازہ کھولو۔ اسفندیار کی ماما کی آواز تھی۔وہ ڈرتے ہوئے دل میں سوچنے لگا ماما ہی ہونگی نہ... وہ دروازے کی جانب لرزتے قدموں اور تیز دھڑکنوں کے ساتھ بڑھا م.. ماما... آپ ہیں وہ ہچکچائے ہوئے لہجے میں بولا۔ہاں بیٹا میں ہوں دروازہ کھولو۔ اسفندیار نے دروازہ ہلکا سا کھولا تو سامنے..!

وہ دروازے کی جانب لرزتے قدموں اور تیز دھڑکنوں کے ساتھ بڑھا۔م ماما...! ... آپ ہیں وہ ہچکچائے ہوئے لہجے میں بولا۔ ہاں بیٹا میں ہوں دروازہ کھولو۔ اسفندیار نے دروازہ ہلکا سا کھولا تو سامنے..

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی ماما تھی ان کے گلے میں سونے سے لکھا اللہ کا لاکٹ دیکھا تو وہ پر سکون ہو گیا اسے یقین آ گیا تھا کہ وہ اسکی ماما ہی ہیں کوئی جن یا آسیب وغیرہ نہیں اور بے شک اس پاک رب کے کلام میں بہت طاقت ہے.

وہ نم آنکھوں سے اپنی ماما کو دیکھنے لگا. کیا ہوا میرا بچہ آپ کی آنکھیں کیوں نم ھیں صبیحہ بیگم نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا. وہ اپنی ماما سے لپٹ گیا اور دھاڑے مار مار کر رونے لگا. اسفندیار کی ماما اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی. کیا ہوا ہے اسفندیار چپ ہو جاؤ کیوں روئی جارہے ہو وہ پریشانی سے اسکو روتا دیکھ کر بولیں.

وہ خاموش رہا اور کچھ نہ بولا. چلو کمرے میں وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے کمرے میں لے گئیں. وہ چپ ہوا اور نظرے جھکائے بیڈ پر بیٹھ گیا. اب بتاؤ بیٹا کیوں اس طرح رو رہے تھے اور تم کالج کے سٹوڈنٹ ھو چھوٹے بچے تو نہیں وہ اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ھوئے بولیں.

آپ نے فون کیوں نہیں اٹھایا اور اتنی دیر کیوں لگائی وہ سنجیدگی سے بولا. میرا پیارا بیٹا مجھ سے موبائل گر گیا تھا اور ٹوٹ گیا اس لیئے میں تم سے رابطہ نہیں کر سکتی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور اس سے پہلے کہ زیادہ رات ہوتی میں وہاں سے نکل پڑی اور میں کب سے ٹریفک میں پھنسی تھی. بڑی مشکل سے گھر پہنچی ہوں. اسفندیار نے سر مثبت میں ہلایا.

اسکی ماما اسکا اس طرح سے سنجیدہ رویا دیکھ کر حیران رہ گئی کیونکہ اسفندیار جتنا شریر اور ھنس مکھ لڑکا ان کے پورے خاندان میں کوئی نا تھا. وہ اپنے سب کزنز سے مختلف تھا. نہایت شریف، باادب اور نیک -دولت کے باوجود نہ تو اس میں انا پائی جاتی تھی نہ غرور وہ ہمیشہ سے ہی سخی تھا. وہ ماں باپ کا پیارا بیٹا ہمیشہ ہنستا بولتا رہتا تھا پر کب وہ چپ سا ہو گیا کسی کو خبر نہ تھی. سب اسفندیار کے اس بدلتے رویہ پر حیران تھے. وہ اندر ھی اندر گھل رہا تھا. کیونکہ وہ اپنے ساتھ ھونے والے واقعات کسی کو نہ بتاتا تھا.

اسفندیار کو کالج سے چھٹیاں ہوئی تو اس کی ماما نے سوچا کہ کیوں نہ اسفندیار کو سوات اسکی چچی کے گھر لے جایا جائے. وہاں پر وہ اپنی کزنز ماہین اور حنا سے ملے گا تو شاید اسکی سنجیدگی کی کیفیت دور ہو جائے اور وہ پھر سے پہلے کی طرح بولے. چنانچہ وقت ضائع کی ئے بغیر وہ سامان پیک کرنے لگیں.

ہم کہاں جا رہے ہیں..؟ اسفندیار بولا. صبیحہ بیگم نے اسکی طرف ایک نظر ڈالی اور بولی تمہارے لی ئے ایک سرپرائز ہے میری جان. وہ سرپرائز کا سن کر کھل اٹھتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا اور خوش ہو کر اپنی ماما سے لپٹ جاتا تھاپر..آج!آج تواسکے منہ پر خوشی کے کوئی تاثرات نہ تھے.اس کی ماما اس چیز سے پریشان تھی کہ آخر اسفندیار کو کیا ہوا ہے.

اسفندیار اپنے کمرے میں بیٹھا الماری سے اپنے کپڑوں کو نکال رہا تھا.اسنے ٹائم دیکھنے کے لیئے گھڑی کی جانب نظریں کی ہی تھیں کہ اسے نیلے رنگ کی دو بڑی بڑی آنکھیں دیکھائی دیں جس میں سے نیلی روشنی اسکی طرف بڑھ رہی تھیں.وہ آنکھیں بلی کی آنکھوں سے مشابہت کررہی تھیں.وہ ایک پل کے لیئے انھیں دیکھتا رہا اور ڈر کر اپنی نظریں جھکائی اور دوبارہ دیکھا تو وہاں کوئی آنکھیں نہ تھی. وہ حیران پریشان بس گھڑی کو دیکھتا رہا..!

وہ ایک پل کے لیئے انہیں دیکھتا رہا اور پھر نظریں جھکا کر ڈرتے ہوئے دوبارہ دیکھا تو وہاں پر کوئی آنکھیں نہ تھی. وہ حیران پریشان بس گھڑی کو دیکھتا رہا..

صبیحہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی.تم نے کپڑے نہیں سمیٹے بیٹا.وہ جگہ جگہ بکھرے ہوئے کپڑوں کو دیکھ کر بولی. اسفندیار اب بھی کھلی آنکھوں سے گھڑی کو دیکھ رہا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Rukhi | By Dr. Hadiqa Hasan(Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا.

اسفندیار...وہاں کیا دیکھ رہے ہو..؟صبیحہ بیگم اس کا ہاتھ جھنجوڑتے ہوئے بولیں. وہ یک دم چونکا- ج جی جی.! وہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا. کیا ہوا کہاں کھوے ہوئے ہو وہ پریشانی سے اسفندیار سے پوچھنے لگیں.اس نے سر جھٹکا اور کہا کچھ نہیں.

وہ اب سوات کے لیے روانہ ہو گئے . اسفندیار سارے راستے سوتا رہا اور اس کی ماما سارے راستہ اس کے معصوم چہرے کو تکتی رہی. وہ سوات پہنچ گئے اور چچی نے استقبال کیا. ایک خوبصورت جھیل کے سامنے ان کا گھر تھا.

گھر کے جس حصے سے بھی دیکھو تو ہر طرف خوبصورت پہاڑ دیکھائی دیتے تھے.وہ جگہ کسی جنت سے کم نہ تھی.ٹھنڈی ٹھنڈی قدرتی ہوا اور خوبصورت مناظر کسی کے بھی دکھ اور تکلیف کو دور کرنے کے لیے کافی تھے. پر اسفندیار یہاں آ کر اور زیادہ بے چین ہونے لگا.

سفر کرتے کرتے وہ دونوں تھک گئے تھے اور شام ہو گئی تھی چنانچہ وہ سو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

گ ئے۔ اسفندیار سو رہا تھا پر اس کی نیند اتنی گہری نہ تھی کیونکہ وہ سفر کے دوران بھی سوتا رہا تھا۔ وہ آدھ نیند میں تھا کہ اچانک اسے پایل کی آواز سنائی دی۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھا۔ پایل کی آواز اب بھی اس کے کانوں میں گونج رہی تھی.ڈر کی ایک سرد سی لہر اسکے جسم میں دوڑی.

سوات میں پہاڑوں کی وجہ سے باہر بہت خاموشی تھی پر پایل کی آواز مسلسل اُسکے کانوں میں پڑ رہی تھی۔ وہ بوکھلایا ہوا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا پر کمرے میں اسکی ماما اور اسکے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا وہ اپناوہم سمجھ کرلیٹ گیا.اسنے کروٹ بدلی اور اسکا منہ کھڑکی کی جانب تھا اسکی نظر کھڑکی کی طرف پڑی جہاں سے جھیل کے بہتے پانی کی ہلکی ہلکی آواز آرہی تھی...اسے کھڑکی میں کرلی گولڈن بال دیکھائی دی ئے۔ وہ غور کر رہا تھا کہ کرلی بال نظر آ رہے ہیں رات کے اس وقت وہاں کون کھڑا ہے.

وہ کرلی گولڈن بال یک دم غائب ہوگ ئے اور پایل کی آواز بھی آنا بند ہو گئی.

وہ اب بہت بری طرح سے گھبرا چکا تھا . م ماما اسنے اپنا ہاتھ صبیحہ بیگم کے کندھے پر رکھ کر جھنجوڑا.

کیاہوااسفندیار..؟وہ گہری نیند سے جاگتے ہوئے بولیں. اسے اس چیز کا دکھ تھاکہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر وہ اپنی ماما کو بتاتا تو وہ پریشان ہو جاتی. ک کچھ نہیں وہ کھڑکی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا. کیا ہوا ہے اسفندیار طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟ جی ماما وہ بس نیند نہیں آ رہی تھی وہ جھوٹ بولا. اچھا بیٹا یہ کہ کر اسفندیار کی ماما اسکی پیشانی پر ہاتھ پھیرنے لگی.

صبح کب ہو گئی پتہ ہی نہ چلا. سب ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے کہ اسفندیار کے چچا کی بیٹی اسکو مسکرا کر دیکھتے ہوئے ناشتہ کر رہی تھی. اسفندیار کی نظر جب اپنے چچا کی بڑی بیٹی حنا پر پڑی تو اسکو کافی تعجب ہوا. یہ مجھے اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہے وہ دل میں سوچنے لگا.

اسفندیار کے چچا کی دو ہی بیٹیاں تھیں بڑی حنا اور چھوٹی ماہین. وہ دونوں صرف چچا کی ہی نہیں بلکہ اسفندیار کی خالہ کی بھی بیٹی تھیں ان کے اسفندیار سے دوہرے رشتے تھے ایک خالہ کا اور دوسرا چچا کا.

حنا کے مسلسل دیکھنے پر اسفندیار کہنے لگا کیا ہوا حنا ایسے کیا دیکھ رہی ہو. حنا چپ رہی اور خاموشی سے مسکراتی رہی. اسفندیار اپنے ساتھ ہونے والے واقعات کی وجہ سے حنا سے ڈر رہا تھا. کہیں اس میں کوئی سایہ تو نہیں وہ حنا کی مسکراہٹ سے ڈرتے ہوئے سوچنے لگا. ناشتہ کے بعد اسفندیار بالکونی میں جا کے کھڑا ہوا جہاں نہایت خوبصورت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہاڑوں کو سفید بڑے بڑے بادلوں نے گھیرا تھا اور گھر کے سامنے جو گہرے نیلے رنگ کی جھیل تھی وہ تو اور بھی خوبصورت لگتی تھی .

وہاں پہاڑوں کی وجہ سے ٹھنڈک تھی اور بڑے بڑے درختوں میں کھلے کھلے پھولوں کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی تھی. وہ قدرتی مناظر کو دیکھ رہا تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ اچانک اسکی نظر نیچے جھیل میں پڑی. جہاں کرلی گولڈن بالوں والی لڑکی جھیل کے کنارے بیٹھی پانی کو ہاتھوں سے اچھال رہی تھی..!

اچانک اسکی نظر نیچے جھیل میں پڑی. جہاں کرلی گولڈن بالوں والی لڑکی جھیل کے کنارے بیٹھی پانی کو ہاتھوں سے اچھال رہی تھی..

اسفندیار اُسے غور سے دیکھنے لگا شاید وہ اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا. کہیں یہ..! وہ خود سے بولا. اُس لڑکی نے اسفندیار کی طرف دیکھا جو کہ نیلے رنگ کی شرٹ اور کالے رنگ کی جینز پہنے بالکونی میں کھڑا اُسکی طرف دیکھ رہا تھا- اُسکی مردانہ وجاہت اُنچا لمبا قد اور سفید دودھیا رنگ پر یہ نیلی شرٹ بہت سوٹ کر رہی تھی. اسفندیار کے گھنے گھنے کھڑے بھورے بال اور چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی اس پر بہت جچتی تھی.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسفندیار حیران ہو کر اُسے دیکھتے ہوئے بولا شاما.... اُس کے لہجے میں بہت درد تھا.

اس لڑکی نے اسفندیار کی طرف دیکھا اور نم آنکھوں کے ساتھ ہلکا سا مسکرائی. اسفندیار نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا تو وہ واقعی شاما تھی وہ خوشی سے کھلکھلا اٹھا اور بولا تم زندہ ہو...؟ وہ اتنا خوش تھا کہ شاما بھی اسکی خوشی کو نوٹ کر رہی تھی-اپنی خوبصورت نیلی آنکھوں سے وہ اسفندیار کو بھیگی پلکوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی. اسفندیار نے اسکی نم آنکھیں دیکھیں تو تڑپ اُٹھا.

شاما... شاما پری اُس نے ہاتھ ہوا میں ہلاتے ہوئے شاما کو پکارا. وہ چپ رہی اور منہ نیچے کر کے آنسو صاف کی ئے اور اپنے نازک قدموں کے ساتھ بھاگی.

شاما... رک جاؤ! پلیز.. شاما پری رک جاؤ-اسفندیار شاما پری کو روکنے کے لی ئے چلا رہا تھا. شاما نے بھاگتے ہوئے مڑ کر اسفندیار کو دیکھا وہ کافی دور نظر آ رہا تھا مت جاؤ وہ بالکنی میں بے بس کھڑا چلایا. پر شاما نہ رکی. وہ باہر کی جانب بھاگا مگر شاما کافی دور تک جا چکی تھی. اسفندیار گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا. یہ میرا وہم تھا یا وہ واقعی تھی..؟ وہ رو رو کر چیخ رہا تھا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکی چیخ وپکار سن کر اسکی ماما اور چچی بھاگتے ہوئے باہر آئے- جہاں اسفندیار زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا دھاڑے مار مار کر رو رہا تھا.

اسفندیار کیا ہوا ہے صبیحہ بیگم بھاگتے ہوئے آئیں. وہ روتے روتے اپنی ماما سے لپٹ گیا- وہ چلی گئی ماما وہ چلی گئی وہ ہچکیوں کے درمیان روتے ھوئے بولا اور یک دم بے ہوش ہو گیا. اسکا سفید مکھن ملائی چہرہ آنسوں سے تر اور سرخ تھا.

ہوش کرو بیٹا تمھیں کیا ہو گیا ہے صبیحہ بیگم نے اسفندیار کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا.

حنا اور ماہین بھی دوڑتے ہوئے آئیں میں ڈاکٹر کو بلاتی ہوں خالہ جان حنا اسفندیار کو بے ہوش دیکھ کر پریشانی سے بولی-اسفندیار کو کمرے میں لیٹا دیا گیا ڈاکٹر نے چیک کیا تو کہا- آپکے بیٹے کو ڈپریشن ہے اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے اُن پر بے ہوشی طاری ہو گئی تھی.. ذہنی دباؤ؟ کیا مطلب! صبیحہ بیگم روتے ہوئے بولیں. جی بلکل ذہنی ٹینشن کی وجہ سے آپکے بیٹے کے ساتھ ایسا ہوا ہے. ڈاکٹر نے جواب دیا.

مگر میں تو اسکو بلکل نہیں ڈانٹتی اور ہر آسائش ہے ہمارے گھر میں. یہ جو کہتا ہے ہم اسے دیر کیئے بغیر دے دیتے ہیں. وہ اسفندیار کی طرف دیکھتے ہوئے بولی.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ اِسے ماہرِ نفسیات کو دیکھائیں وہ پتا لگا لیں گے کہ آپ کے بچے کو کس چیز کا
سٹرس ہے. جی شکریا صبیحہ بیگم نے ڈاکٹر سے کہا.
..کچھ دیر بعد اسفندیار کو ہوش آیا اور اُسے شاما پری کا خیال آنے لگا

آپ اِسے ماہرِ نفسیات کو دیکھائیں وہ پتا لگا لیں گے کہ آپ کے بچے کو کس چیز کا
سٹرس ہے. جی شکریا صبیحہ بیگم نے ڈاکٹر سے کہا. کچھ دیر بعد اسفندیار کو ہوش آیا اور اُسے
شاما پری کا خیال آنے لگا...

صبیحہ بیگم اُسکے پاس بیٹھی سو رہی تھی اور اُنھوں نے اسفندیار کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھا. اسفندیار پرانے لمحوں کو سوچنے لگا جب بچپن میں وہ اپنی خالہ گھر آتا تھا تو حنا ماہین اور ان کے ہمسائے کی بیٹی شاما پری سب مل کر کھیلتے تھے. اسفندیار کو شروع ہی سے شاما سے بہت دلچسبی تھی اور حنا شاما سے جلنے لگی کیونکہ اُسے اسفندیار کا یوں شاما پری کو اہمیت دینا اچھا نہ لگتا تھا.

بچپن کے کھیل جوانی کی محبت میں کب تبدیل ہو گئے اسفندیار کو پتا ہی نہ چلا- وہ اکثر شاما پری سے ہنس ہنس کر باتیں کرتا اور زیادہ تر وقت اُسکے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ گزارتا.

اسفندیار کو وہ بیتے ہوئے سارے پل یاد آنے لگے جب مارچ کی وہ شام تھی اور شاما حنا کے گھر اُسے کافی دن بعد ملنے آئی تھی اور اُس شام اُسنے کہا کیا دیکھ رہے ہو اسفندیار..؟ اُس کے اس طرح لگاتار دیکھنے پر وہ آخر بول پڑی اور اسفندیار خاموش رہا اور دیکھتا ہی چلا گیا- اُسکی جھیل جیسی نیلی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ اُس شام اُسے تکتا رہا تھا. وہ بھی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُسے دیکھتی رہی- اب کی بار وہ اپنی آنکھوں میں غصہ لی ئے اسفندیار کو دیکھنے لگی-

جھیل میں پری کو دیکھ رہا ہوں- وہ بھنویں اُچکائے بولی جھیل میں پری..! یہ کیا کہہ رہے ہو..؟

ہاں جھیل میں پری. یہ جو سامنے جھیل دیکھ رہی ہو نہ تمہاری یہ نیلی آنکھیں اس جھیل کے مانند ہیں وہ شاما کے کندھے تھامے جھیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا- شاما نے اسکے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹائے. وہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا اور پتا ہے تم میری پری ہو یعنی اس جھیل کی پری کے مانند اس لی ئے میں تمہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جھیل میں پری کہتا ہوں "

یہ کہ کر وہ اُسکے قریب ہوا اور اُسکا ماتھا شاما کے ماتھے سے جا ٹکرایا تھا وہ پیچھے ہٹی اور اُسے غصے سے تکنے لگی. اسفندیار مسکرایا- اُسکی مسکراہٹ شاما کو بہت پسند تھی لیکن وہ اس طرح رویا اختیار کر رہی تھی جیسے شاما کو اُسکی مسکراہٹ زہر لگ رہی ہو. وہ تب بھی اُسے دیکھ رہا تھا. شاما پری نے آنکھیں پھیری اور گھر سے باہر جانے لگی کہ اسفندیار نے شاما کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا شاما پری کہاں جارہی ہو؟

اُسنے شاما کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا. پر شامانے اُسکی طرف بنا دیکھے ہاتھ جھٹکا تھا اور فوراً باہر چلی گئی-

اسفندیار سوچوں میں گم تھا اُسے یہ باتیں اب بھی یاد تھیں جو کہ اکثر اُسکے زہن میں گردش کرتی تھیں. وہ انھیں بھلانا چاہتا تھا پر اُسکی آنکھوں کے سامنے وہ منظر چل رہے تھے. اور یہ باتیں سوچتے وقت اُسکی آنکھوں سے آنسو گرتے اور تکیے میں جزب ہو جاتے.

صبیحہ بیگم کی آنکھ کھلی- تم جاگ گۓ بیٹا اللہ کا شکر ہے وہ اُسکے ماتھے پر بوسہ

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Rukhi | By Dr. Hadiqa Hasan(Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیتے ہوئے بولیں. وہ اُٹھ بیٹھا. بیٹا تم میرے ساتھ ڈاکٹر پر چلو. صبیحہ بیگم نے سوٹ کیس سے اُس کے کپڑے نکال کر اُسے دیتے ہوئے کہا. وہ کچھ بولے بغیراُٹھ کھڑا ہوا اور کپڑے تبدیل کرنے کے لیۓ باتھ روم گیا.

وہ فریش ہوکر آیااور بولا. چلیں ماما میں ریڈی ہوں.اب تووہ بھی چاہتا تھاکہ اُسکا علاج کیا جاۓ. وہ ماہرے نفسیات ڈاکٹر رزوان شاہ جو کہ سوات کے بہت بڑے اور بہت پرانے سائکلوجسٹ تھے ان کے پاس گ ۓ. رزوان شاہ نےاسفندیار کو دیکھاتومسکراۓ اور کہنے لگے. ہاں جی کس چیز کی ٹینشن ہے آپ کو..؟ اسفندیارہکابکاڈاکٹر کی شکل دیکھنے لگا. صبیحہ بیگم بھی حیران تھیں کیونکہ ڈاکٹر کوانہوں نے کچھ نہ بتایا تھا. گھبرائیں نہیں ہم مریض کودیکھ کربتادیتےہیں کہ اسکوکیامسلہ ہے..

بیٹابتاؤڈاکٹر کوکہ تمھیں کیاچیزپریشان کررہی ہے. صبیحہ بیگم نےاسفندیارسے کہا.جی کوئی پریشانی نہیں ہےڈاکٹر-وہ اپنی ماماکےسامنے نہیں بتاناچاہتاتھاکیونکہ وہ ڈرتاتھاکہ اُسکی ماما کو دکھ ہو گا اور کہیں انہیں کوئی نقصان نہ ہو جاۓ. آپ کابیٹاجھوٹ بول رہا ہے دیکھواگرتم نہیں بتاؤگےتومیں خودپتالگالوں گا.کرسی پربیٹھےڈاکٹرنےاسفندیار کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

-دیکھتے ہوئے کہا- وہ چپ رہا

ڈاکٹر مسکرایا یہاں لیٹ جاؤ وہ اسٹریچر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے. وہ اٹھا اور جا کر اسٹریچر پر لیٹ گیا.اپنی آنکھیں اس گھڑی پر رکھو. یہ آپ کیا کر رہے ہیں -ڈاکٹر؟اسفندیار اس چھوٹی سی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا

تمہارا علاج..!فکر نہ کرو کچھ نہیں ہو گا.ڈاکٹر رزوان نے اسفندیار کو تسلی دیتے ہوئے کہا- وہ اب خاموش ہو گیا اور جیسا ڈاکٹر نے کہا ویسے ہی گھڑی پر توجہ دینے لگا. اس گھڑی کو دیکھتے رہو اسفندیار اور آنکھیں بند کرو. تم بلکل ریلیکس ہو رہے ہو.ڈاکٹر نے اسفندیار کی پیشانی پر تین تک گنتی گن کہ اپنی انگلیاں رکھی. یہ آپ کیا کر رہے ہو ڈاکٹر صبیحہ بیگم حیرانی سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولیں.

میں نے آپکے بیٹے کو ہیپراٹائس کیا ہے.اس کا دماغ کافی کمزور اور دسٹرب ہے اس لیئے یہ آسانی سے ہیپراٹائس ہو گیا ہے. جی اچھا وہ پریشانی سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی. ڈاکٹر رزوان اسفندیار سے کہنے لگا- بتاؤ کس چیز کی تمہیں ٹینشن ہے..؟

مجھے وہم ہوتے ہیں ایسے لگتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہے!کون تم سے ناراض ہے..؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری شاماپری. یہ شاماپری کون ہے اور وہ تم سے کیوں ناراض ہے؟اسفندیار آنکھیں بند کیۓ جواب دینے لگا. میری پسند ہے شاما اور وہ مجھ سے شاید ناراض ہے. اچھا تو تم اُسے پسند کرتے ہو اور ایسا کیوں سوچا کہ وہ ناراض ہے تم سے ڈاکٹر نے حیرانی سے اسفندیار سے پوچھا.

کیونکہ وہ یک دم چینیج ہوگئی تھی وہ میری ہر بات کو غور سے سنتی اور مسکراتی رہتی. پر پتا نہیں اُسے اُس شام کیا ہوا. اسفندیار کی ماما گم سم بس اسکا چہرہ تک رہی تھی.

اچھا تمہاری کوئی ایسی بات جو تم کسی کو نہ بتاتے ہو. ڈاکٹر رزوان نے اسفندیار سے پوچھا. ہاں مجھے چیزیں نظر آتی ہیں اور میں ڈر جاتا ہوں. تو کس طرح کی چیزوں سے تم ڈرتے ہو..؟ڈاکٹر اسفندیار کے قریب کھڑا ہو کر بولا. جب کوئی گھر پر نہ ہو تب مجھے کسی کا سایہ نظر آتا ہے تو کبھی ہاتھ جو خون سے لت پت ہوں تو کبھی آنکھیں. وہ یہ بول کر ڈر سے اپنی بند آنکھوں کو اِدھر اُدھر ہلانے لگا. اسفندیار ریلیکس کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ کب سے آپکے ساتھ ہو رہا..؟

جب سے مجھے پتا چلا ہے کہ شاماپری نہیں رہی وہ یہ کہ کر پریشانی سے ملنے لگا. اپنی آنکھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہستہ سے کھولیں اسفندیار..ڈاکٹر گھڑی ہلاتے ہوئے بولا. اُسنے آنکھیں کھولی.

.ڈاکٹر کرسی پر بیٹھا. اسفندیار نیچے منہ کیئے خاموش رہا شاید وہ اپنے آنسو چھپا رہا تھا

اب تو ہیپراٹائیس کر کے میں نے سب پتا لگا لیا ہے باقی کی بات آپ خود بتائیں. اسفندیار

.خاموش رہا

بولیں اسفندیار ڈاکٹر نے اُنچی آواز سے کہا. اُسنے ٹھنڈی آہ لی اور بولا. میں شاما پری کو بہت پسند کرتا تھا بلاشبہ اب بھی کرتا ہوں. میں اُسے کئی بار کہتا تھا کی وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور وہ اس بات پر مسکرا دیتی تھی. پر پتا نہیں ایسا کیا ہوا کہ وہ آہستہ آہستہ مجھ سے بات میں کمی پیدا کرنے لگی اور میں جب بھی اُس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تو وہ مجھ سے بےرخی اختیار کرتی. میں

.نے اس سے پوچھا بھی پر وہ نظرانداز کر دیتی. اسفندیار یہ کہ کر چپ ہو گیا

پھر! پھر کیا ہوا بتائیں اسفندیار..ڈاکٹر اسفندیار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا. اسفندیار کی آنکھ سے ایک موتی اُسکے ہاتھ پر جا گرا. کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ بولا. اُسنے چچی گھر آنا چھوڑ دیا. میری چچی میری خالہ بھی ہیں اور ہم سب وہاں سوات میں ہی تھے میں چھوٹا ہی تھا کہ میرے پاپا کی ٹرانسفر کراچی ہو گئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ھم ادھر چلے گ ئے ترقی ھونے کی وجہ سے انھیں کمپنی نے باہر کے ملک کا ویزہ دیا اور پھر وہ دو تین سال بعد ہی چکر لگاتے ہیں..اسفندیار ایک ہی سانس میں سب کچھ کہ کر خاموش ہو گیا-

سہی.!اور تم کسی شام کی بات کر رے تھے.کیا ھوا تھا اس شام..؟ڈاکٹر ٹانگ پہ ٹانگ رکھتے ہوئے بولا..

اسفندیار نے ڈاکٹر کی طرف ایک نظر دیکھا اور پھر جھکی نظروں کے ساتھ بولا-

مارچ کی اُس شام جب ہماری گھر واپسی تھی تو وہ آئی تھی مجھ سے ملنے پر بنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئ تو میں نے حنا سے شاما کہ بارے میں پوچھا کہ اُسنے یہاں آنا کیوں چھوڑ دیا ہے اُس نے بتایا کہ شاما پری کی منگنی اُسکے کسی کزن سے ہوئی ہے. میں نے سوچا کہ میں رشتہ لے جاؤں گا اور منگنی توڑ دوں گا میں حنا سے درخواست کرنے لگا کہ مجھے شاما پری سے ملوا دے صرف ایک بار اُسے بلا دے. وہ چپ ہوئی اور جب بولی تو ایسا بولی کہ مجھ پر پہاڑ توڑ بیٹھی.

اسفندیار کی آنکھوں میں آنسو واضع طور پر نظر آنے لگے.

ڈاکٹر نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور کہا ہمت کرو اور بتاؤ کیا کہا حنا نے پری کے بارے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Rukhi | By Dr. Hadiqa Hasan(Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں..؟اسفندیار نے آنسو صاف کی ئے اور بولنے کے لی ئے ہمت بڑھائی پر نہ بول پایا. ڈاکٹر نے گلاس میں پانی ڈالا اور اُسکے سامنے پیش کیا. اسفندیار نے دو تین گھونٹ نا جانے کتنی مشکل سے اپنے حلق سے اُتارے اور کانپتے لبوں اور ہچکچائی ہوئی آواز کے ساتھ بولا. حنا نے کہا کہ شاما پری مر چکی ہے اور اُس نے خودکشی کر لی ہے وہ یہ کہتے ہی زارو قطار رونے لگا...

اُسکی ماما نے اُسے گلے لگایا اور کہا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا بیٹا. ماما میں آپ کو پریشان نہ دیکھ سکتا تھا اور نہ کرنا چاہتا تھا اس لی ئے میں خاموش رہا. تم نے مجھے نہ بتا کر زیادہ پریشان کر دیا ہے وہ روتے ہوئے بولی. پلیز ماما آپ چپ ہو جائیں مت روئیں. وہ اپنی ماما سے لپٹتے ہوئے بولا-

پھر کیا ہوا تھا اسفندیار بیٹا. صبیحہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا. ماما یہ سن کہ میرے پیر جیسے زمین میں جم سے گ ئے میں اپنے تمام حواس کھویا کچھ پل کہ لی ئے جہاں کھڑا تھا وہاں ویسے ہی کھڑا رہا مجھے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا وہ اُسی شام کچھ دیر پہلے تو ملی تھی مجھے. میں بہت رویا اور مجھے بہت دکھ ہوا کہ مجھے میری محبت ملنے سے پہلے ہی بچھڑ گئ...

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Rukhi | By Dr. Hadiqa Hasan(Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسفندیار ڈاکٹر سے مخاتب ہوتے ہوئے بولا. پھر کراچی واپس چلے گئے تھے ہم - پھر جب تم کراچی چلے گئے تو..؟ڈاکٹر سوالیہ نظروں سے اسفندیار کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو پھر مجھے ایسا لگتا جیسے وہ ہر پل میرے پاس ہے.اُسکا حلیہ کیسا تھا. اسفندیار مسکراتے ہوئے بولا اُسکے گولڈن کرلی بال تھے اور خوبصورت مکھن ملائی معصوم سا نورانی چہرہ.نیلی نیلی آنکھیں اور اُن آنکھوں کی وجہ سے میں اُسے جھیل میں پری کہتا تھا اور نازک نازک ہاتھ پاؤں. وہ ہمیشہ اپنے پاؤں میں پازیب پہنتی تھی. اور مجھے اکثر اُسکے پازیب کی چھنک کی آواز کانوں میں گونجتی تھی.اچھا اچھا اب سمجھاڈاکٹر کرسی سے اُٹھا.

وہ ہمیشہ اپنے پاؤں میں پازیب پہنتی تھی اور مجھے اکثر اُسکے پازیب کی چھنک کی آواز کانوں میں گونجتی تھی. اچھا اچھا اب سمجھا ڈاکٹر کرسی سے اُٹھا...

کیا سمجھے آپ اسفندیار حیرانی سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے بولا. آپ کو اسٹریس کی وجہ سے فوبیا ہو گیا تھا.ٹھیک ہے پریشانیاں آتی ہیں پر اُسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ ہر بات دل سے لگا لو. جی شاید شاما پری کا غم اس قدر تھا کہ میں اُسے اپنے ہر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف پاتا اسفندیار جھکی پلکوں کے ساتھ بولا.

جی جو چیز تھی ہی نہیں وہ آپ کو دیکھتی تھی اور یہ ایسا اس لیٔے ہوا کیونکہ آپ اُسے ہر وقت سوچتے رہتے اور یاد کرتے رہتے تھے اور آپ نے اُسے اپنے زہن پر سوار کر لیا تھا. جی ڈاکٹر یہی وجہ ہے شاید اور ماما آپ جب فوتگی پر گئی تھی تو مجھے دروازہ باقاعدہ کھٹکنے کی آواز آئی تھی میں نے پوچھا بھی کون ہے تو کوئی آواز نہ آئی اسفندیار صبیحہ بیگم کو سارا واقعہ سنا رہا تھا.

ڈاکٹر پرچی پر دوا لکھتے ہوۓ بولا- اسفندیار تمہیں جو چیزیں نظر آتی تھیں وہ تمہارا وہم تھا. یوں آنکھوں کا دیکھنا جو کہ نیلی تھیں یعنی شاما جیسی آنکھیں اور اسی طرح کے گولڈن بال اس طرح تو تم بہت بیمار ہو جاتے ڈاکٹر نے میڈیسن لکھی یہ تم نے نیم گرم پانی کے ساتھ دن میں دو مرتبہ باقائدگی سے کھانی ہے انشاءاللہ ٹھیک ہو جاؤ گے. اسفندیار نے دوا لی اور خاموش رہا.

زندگی موت اللہ کے اختیار میں ہے اور اگر اُسنے خودکشی کر لی تھی تو شاید وہ اُسکی مجبوری تھی پر یہ حرام ہے. سمجھ رہے ہو نا تم. ڈاکٹر نے اسفندیار کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوۓ کہا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُسنے سر ہاں میں ہلایا اور سلام کر کہ گھر کی جانب روانہ ہوا. گھر پہنچتے ہی اُسنے حنا سے کہا مجھے شاما کی قبر پر لے جاؤ. حنا گھبرائی اور بولی. م مجھے نہیں پتا کہ آُسکی قبر کہا ہے. اسفندیار کو حنا کے بوکھلاے ہوئے لہجے سے شک ہوا وہ حنا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا حنا.. شاماپری مر گی تھی نا؟ ح ہاں وہ ہچکچاتے ہوئے لہجے سے نظرے چرائے بولی.

توپھر مجھے کسی بھی طرح آُسکی قبر پر لے جاؤ وہ غصے سے بولا. میں کیسے لے جاؤں اور ویسے بھی ہم لڑکیاں نہ قبر پر جاتی ہیں اور نہ ہمیں بتایا جاتا ہے.

اچھاا!.....اسفندیار الفاظ پر زور دیتے ہوئے بولا اور بڑے بڑے قدم لے کر وہ گھر سے باہر کی جانب نکلا. گھر سے باہر نکلتے ہی وہ جھیل کی دوسری طرف گیا جہاں شاماپری کا گھر تھا. وہ لرزتے قدموں کے ساتھ شاما کے گھر کے سامنے کھڑا ہوا.

اُسنے دروازہ کھٹکٹایا تو ایک بوڑھا سا شخص باہر نکلا. سلام انکل! اسفندیار نے نہایت ادب سے شاماپری کے والد کو سلام کیا. والسلام آُنھوں نے آُسے سر سے لے کر پاؤں تک گھورتے ہوئے کہا.

پہچانا آپ نے؟ اسفندیار بچپن میں اُن کے گھر کئی بار آ چکا تھا آُنھوں نے اپنی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

عینک لگائی اور کچھ دیر اُسے غور سے دیکھا- ہاں حنا کے رشتہ دار ہو نہ تم.

.جی! اسفندیار نے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا

اندر آؤ..اُنھوں نے اندر بلایا اور کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا بیٹا

تم تو بچپن جیسے ہو بلکل نہیں بدلے وہ ہنستے ہوئے بولے. اسفندیار کو حیرانی ہوئی کہ اُنکی بیٹی کے مرنے کے بعد اُنکے چہرے پر کوئی دکھی تاثرات نہیں ہیں. انکل شاما پری کی موت کا بہت افسوس ہوا اسفندیار چمکتی ہوئی نم آنکھوں سے بولا.

شاما پری کے والد نے اسفندیار کو حیرانی سے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا. کیسی موت میری بیٹی زندہ ہے بیٹا اور یہ فضول بکواس کس نے کی ہے تم سے.

کیا...؟اسفندیار کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا. اسکا مطلب کہ وہ زندہ ہے وہ خوشی سے چلایا. ہاں بیٹھا! پر تم سے یہ بات کس نے کی ہے..؟؟ انکل جس نے بھی کی تھی اب وہ بچے گا نہیں. ! اسفندیار دانت چباتے ہوئے بولا..

شاما بیٹا چائے لاؤ..چائے پیو گے نا بیٹا؟ جی جی اسفندیار نے خوشی سے سر ہاں میں ہلایا. شاما کا نام سنتے ہی اُسکی دھڑکنوں نے عجیب ہل چل سی مچا دی.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بے صبری سے شاما کا انتظار کرنے لگا وہ ہلکے گلابی رنگ کا جوڑا پہنے چائے کے کپ کو تھامے جوں جوں اسفندیار کے قریب ہوتی اُسکی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو جاتی...

وہ ہلکے گلابی رنگ کا جوڑا پہنے چائے کے کپ کو تھامے جوں جوں اسفندیار کے قریب ہوتی اُسکی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہو جاتی...

شامانے اسفندیار کو چائے کا کپ دیا اور مسکرائی اسفندیار پہلے ہی مسکرا رہا تھا وہ شاما کو دیکھ کر خوشی سے کھڑا ہو گیا.

میں اپنی دوا لے آتا ہوں کمرے سے شاما کے والد کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولے.

اسفندیار نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور شاما کے قریب ہو کر اُسے گلے لگا لیا. وہ اُسکے چوڑے جزو میں سما گئی. شاما کے گال پر آنسوں کی بوندیں گری.. اُسنے منہ اُپر کیا تو اسفندیار کو روتا دیکھ کر بولی تم رو کیوں رہے ہو. اُسنے اُسکے لبوں پر ہاتھ رکھا اور خاموش رہنے کا اشارہ دیا..

تم اُس شام کی وجہ سے ناراض ہو؟ سوری مجھے حنا نے کہا تھا کہ جب تک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Rukhi | By Dr. Hadiqa Hasan(Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم ہو تب تک میں اُسکے گھر نا آؤں اور تم پھر آئے ہی نہیں چار سال ہو گئے اسفندیار چار سال کم نہیں ہوتے وہ اُسکو خود سے جدا کرتے ہوئے بولی. اچھا حنا کی تو میں خبر لیتا ہوں اور تم جو اُس وقت مجھے بے رخی دیکھا رہی تھی اُسکا کیا؟ اچھا تو میری اتنی سی بے رخی پر تم نے مجھے چار سال کی سزا دے دی وہ منہ بسوڑے بولی. اسفندیار نے اُسے ساری بات بتائی تو وہ ہنسی. ہنس کیوں رہی ہو جناب..؟ وہ آنکھیں پھیرتے ہوئے بولا. تم اتنے بے وقوف ہو سکتے ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی. وہ بھنویں اُچکاے بولا کیا مطلب؟ مطلب کہ اُسنے کہا کہ میں نے خودکشی کر لی اور تم نے مان بھی لیا پاگل ہو کیا وہ ہنستے ہوئے منہ پے ہاتھ رکھ کے بولی.

وہ اُسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا. شاما! جی شامانے پلکیں جھکائے کہا - کاش.. کاش کہ تم مجھے بتا دیتی یوں بے رخی نہ اختیار کرتی. نہ حنا کا جھوٹ مجھے سچ لگتا اور نہ تم مجھ سے دور ہوتی. شاما تمہاری ایک چپ اور اُسکے ایک جھوٹ نے ہم دو لوگوں کو کتنی دیر جدا رکھا. سچ کہا جاتا ہے کہ جب تک کسی بات کا سہی سے پتا نہ چلے تو اُس پر یقین نہیں کرنا چاہیئے.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چپ رہی. شاما کے والد کمرے سے باھر آگ ئے اور اسفندیار نے شاما کا ہاتھ
.. جھٹ سے چھوڑا
چلتا ہوں انکل وہ شاما کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر باہر نکلا. وہ منہ پے غصہ اور دل میں خوشی لی ئے تیز تیز قدموں کے ساتھ واپس گھر گیا. حنا کہاں ہے آسنے اپنی چچی سے پوچھا. وہ کھانا بناتے ہوئے بولیں حنا اپنے کمرے میں ہے بیٹا.. وہ یک دم دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا. جہاں حنا پریشان حال کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی. وہ اسفندیار کو یوں یک دم دیکھتے ہوئے گھبرائی اور بولی ک کیا ہوا؟ اسفندیار کے ماتھے پر غصے سے بل پڑنے لگے. وہ حنا کے قریب جاکہ کھڑا ہوا اور آسکی کلائی پیچھے کی طرف اپنی پوری قوت سے موڑ دی . وہ درد سے کراہی. چھوڑو.. پلیز چھوڑو میرا ہاتھ وہ تکلیف سے آنکھیں بند کی ئے بولی. سچ سچ بتاؤ حنا اُس شام جب میری واپس روانگی تھی تو تم نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا کہ شاما نے خود کشی کرلی اور حد تو یہ کہ تم نے مجھے اُس وقت بتایا -کہ میں اُسکے گھر ہی نہ جا سکوں..! وہ دانت چبائے بولا
بے ساختہ حنا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے. تکلیف ہو رہی ہے مجھے... وہ چلاتے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Be Rukhi | By Dr. Hadiqa Hasan(Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئے بولی- اچھا تکلیف وہ مسکراتے ہوئے بولا ہاں ایسے ہی مجھے بھی تکلیف ہوئی تھی بلکہ اس سے کئی گناہ زیادہ میں تڑپا! تمہاری وجہ سے میں ایک سائیکو پیشنٹ بن گیا صرف تمہارے اُس جھوٹ سے کتنی تکلیف تھی مجھے.. ارے تم جیسی بے حس جھوٹی لڑکی اُس تکلیف کا ازالہ کہاں دے سکتی ہے!

حنا نے اپنی نظریں جھکائی اُسے جس چیز کا ڈر تھا وہ ہو گیا. اُس کا جھوٹ پکڑا گیا- مجھے معاف کر دو.. میں تم دونوں سے حسد کرنے لگی تھی. اسفندیار نے اُسکا بازو چھوڑا اور غصے سے تکتے ہوئے بنا کچھ کہے باہر نکل پڑا. حنا سمجھ گئی تھی کہ وہ اُسے معاف نہیں کرے گا اور نہ وہ اُسے اس قابل سمجھتا کہ اپنا غصہ نکالتا.

ماما آپکو کچھ بتانا ہے وہ صبیحہ بیگم کو سب کچھ بتا رہا تھا. اُنھیں حنا کی اس حرکت پر بہت افسوس ہوا.. وہ فوراً شاما کے گھر رشتہ لے کر گئے اُنکی منگنی ہوئی اور اسفندیار کے پاپا جب باہر کے ملک سے آئے تو اُنھوں نے شادی کی تاریخ تہ کی. اُن دونوں کی اتنے عرصے میں پڑھائی بھی مکمل ہو گئی اور آج اُنکی شادی ہوئی..

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرا پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور گھر میں ہر طرف لائٹنگ کی وجہ سے پورا گھر روشنی سے جھگ مگھ جھگ مگھ کر رہا تھا.. چاندنی یوں پھیل رہی تھی جیسے کسی نے زمین سے لے کر آسمان تک نور کی چادر تان دی ہو وہ لال جوڑے میں ملبوس لہنگا بیڈ پر پھیلائے بیٹھی تھی. گوری رنگت اور شانوں پر بکھری سنہری زلفیں وہ اتنی خوبصورت تھی یا اُسے لگ رہی تھی. سرخ گلاب کے پھول اُس نے بے نیازی سے شاما کی طرف بڑھا دی ئے. کرب کی شدت سے شاما کی جھیل جیسی خوبصورت نیلی آنکھیں بھر آئیں. اُسنے گلاب کے پھول لی ئے اور نظریں جھکائے اُنھیں دیکھنے لگی وہ اُنکی تازہ خوشبو کو محسوس کر رہی تھی. اُسنے شاما کا ہاتھ پکڑا اور اُسکی نازک انگلیوں میں انگوٹھی پہنائی جو کہ خالص ہیرے سے بنی چمک رہی تھی. شاما کی جھکیں پلکیں اُٹھیں. اسفندیار شاما کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگا میں اس وقت خود کو بہت خوش قسمت انسان تصور کر رہا ہوں کہ جیسے میں نے چاہا ویسا ہی ہو گیا حالات میرے لی ئے اتنے سازگار ہو جائیں گے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا 💕💕💕

ختم شد!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و عافیت کا

معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://novel.elife.com.pk
fb.me/CrazyFansOfNovel